



## سوال

(267) جمعہ کی دو اذانوں کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے بعض اہل حدیث کی مساجد میں جمعہ کی ایک اذان اور جب کہ اہل حدیث کی بعض مساجد میں جمعہ کی دو اذانیں دی جاتی ہیں۔ ایک اذان دینے والے اہل حدیث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں صرف ایک اذان عندا خطبہ دی جاتی تھی لہذا دوسری اذان دینا جائز نہیں۔ مگر دو اذان دینے والے اہل حدیث کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کی کثرت دیکھی تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اذان عندا خطبہ کے علاوہ ایک اور وقتی اذان جیسی نماز ظہر کے لئے ہوتی ہے، جاری کر دی جس کا کسی صحابی نے انکار نہ کیا۔ لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان «عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّينَ» (سنن ابن ماجہ، باب اِتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّينَ، رقم: ۴۲) کے تحت اذان عندا خطبہ دینے سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اذان وقتی سے سنت خلفاء، دونوں سنتوں پر عمل ہو جائے گا۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ سنت، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں لہذا یہ حضرات کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں مسنون ہیں۔

براہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل ارسال کر کے ممنون فرمائیں کہ کیا جمعہ کی دو اذانیں دینا جائز اور مسنون ہیں یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً جمعہ کی صرف ایک اذان ہے، جو خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت دی جاتی ہے۔ اذان عثمانی کا محض جواز ہے۔ کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ مطہر تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد نے ان کے اس فعل پر موافقت کی ہے۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے عہد نبوی کی بطور مثال بلائی اذان موجود تھی، جو نماز فجر کی تیاری کے لئے قبل از وقت دی جاتی تھی۔ اسی طرح اذان عثمانی کا اضافہ بھی قبل از وقت جمعہ کی تیاری کے لئے ہوا۔ لہذا اگر کوئی ایک اذان دے یا کوئی دو کا قائل ہو تو کسی پر نکیر نہیں ہونی چاہیے۔

اگرچہ اولیٰ ایک ہے۔ موضوع ہذا پر میرا ایک تفصیلی فتویٰ بعنوان ”عثمانی اذان کی شرعی حیثیت“ چند سال قبل فتاویٰ شناسیہ مدنیہ (جلد: ۱) اور جملہ جماعتی جرائد و مجلات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں جانہن کے دلائل کا محاکمہ علمی انداز میں کیا گیا تھا۔ جو کافی مفید ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



## فتاوى حاقظ ثناء التمدنى

كتاب الصلوة: صفحہ: 272

محدث فتوى